رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ واسع علیم

دین کی نصرت کیلئے اک آسمان پر شور ہے | عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام حضرت مسیح موعود)

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

الفضل

ایڈیٹر:- غلام نبی اسسٹنٹ:- مہر محمد خان

نمبر ۷۹ | مورخہ ۱۲ اپریل سنہ ۱۹۲۱ء | مطابق ۲ شعبان سنہ ۱۳۳۹ھ | جلد ۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

ایام زیر رپورٹ میں بھی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی طبیعت ناساز رہی۔ ۷ ار تاریخ حضور کو حلق کی تکلیف سے کسی قدر افاقہ ہوا۔ تو حضور نے درس قرآن کریم دیا۔ ۸ ار تاریخ خطوط کے جواب لکھوائے۔

جناب قاضی سید امیر حسین صاحب نے مسجد مبارک میں درس شروع کر دیا ہے۔ جو کہ دینی تعلیم حاصل کرنے والوں کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔

صیغہ تعلیم و تربیت کی طرف سے قریباً روزانہ ایک مختصر سی نصیحت بورڈ پر لکھ کر احمدیہ چوک میں آویزاں کیجاتی ہے۔ جس کا مقصد لوگوں کو شریعت کے ضروری احکام کی طرف توجہ دلانا ہے۔ اُمید ہے یہ سلسلہ بہت مفید ثابت ہوگا۔

نظم

احمدی کے فرائض

احمدی دیکھ ذرا سوچ فرائض اپنے
شرک اور کفر کو دنیا سے بدر کرنا ہے

سکہ توحید کا بٹھلانا ہے ہر اک دل پر
فتح سب دنیا کو بے تیغ و تبر کرنا ہے

بحر و بر جہان کے ہر فرد بشر سے ملکر
آمد مہدی و عیسیٰ کی خبر کرنا ہے

شرق سے غرب تلک دیکھ وہ تو ہی جس نے
گورے کالوں کو بہم شیر و شکر کرنا ہے

شمع اسلام کی تو ہی تو ہے سوزش سے نہ ڈر
کام بس تیرا تو جل جل کے سحر کرنا ہے

تیرے ہوتے رہے مشغول ضلالت دنیا
تو جو پارس ہے تو فولاد کو زر کرنا ہے

تو نے گر مد نظر دین و دیانت کو رکھا
تیرا میدان ہے اور تو نے ہی سر کرنا ہے

امن اب ہوگا فقط تیرے ذریعے قائم
دور اب تو نے ہی یہ فتنہ و شر کرنا ہے

تو نے اے احمدی اسلام کی خاطر قربان
جان و اولاد و وطن دولت و زر کرنا ہے

چشم احباب میں عزت ہے تیری تو کیا ہے
دل میں دشمن کے مگر تو نے تو گھر کرنا ہے

بوجھ بھاری کڑی منزل ہے میاں بیٹھ نہ رہ
کام جو ہو سکے وہ کر بھی اگر کرنا ہے

ہے تو گندہ پہ الٰہی ہے تیرا ہی بندہ
تو نے منظور کو منظور نظر کرنا ہے۔

(منظور احمد ...)

اخبار احمدیہ

انجمن احمدیہ کوہاٹ کا قابل تقلید نمونہ

سکرٹری صاحب انجمن مذکور لکھتے ہیں۔ جناب مفتی صاحب مبلغ نئی دنیا کی چٹھی بوساطت جناب محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان پہونچی۔ جماعت ہذا نے اگرچہ قبل ازیں بھی چندہ کو بڑھاکر ۲ گنا کر دیا ہے۔ لیکن اس فوری ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے جماعت میں جب تحریک کیگئی۔ تو فوراً ۲۵۰ کے چندے لکھوائے۔ جو ان دو ماہ میں ادا کرنے کا وعدہ کیا۔ خدا تعالیٰ ادائگی کی توفیق دیوے۔ آمین۔ پہلے جماعت ہذا فی روپیہ صدر اور - رلوکل کے حساب سے چندہ دیا کرتی تھی۔ اب ۲ فی روپیہ کے حساب سے شروع کر دیا گیا ہے جسمیں سے دھیلا یعنی ۱/۲ حصہ لوکل اور باقی صدر ہو گا۔ یہ چندہ صرف جماعت کوہاٹ شہر و چھاؤنی کا ہے مضافات کے دوست ابھی ناکسا باقی ہیں۔ اللّٰھم زد فزد۔

خاکسار صدر الدین سکرٹری انجمن احمدیہ کوہاٹ۔

حقہ چھوڑنیوالوں کی فہرست

علاوہ اس فہرست کے جو اس سے قبل چھپ چکی ہے۔

(۲۵) حاجی اللہ بخش صاحب ضلع لاہور (۲۶) چوہدری قائم علی صاحب۔ ضلع لاہور (۲۷) چوہدری محمد دین صاحب۔ ضلع لاہور (۲۸) حکیم سراج دین صاحب منیجر کارخانہ شاہدرہ (۲۹) غلام حسین آئینہ ضلع شیخوپورہ (۳۰) محمد عبد الحق صاحب مردان (۳۱) چوہدری الٰہی بخش صاحب (۳۲) چوہدری غلام علی صاحب (۳۳) غلام حسین صاحب (۳۴) محمد دین صاحب (۳۵) محمد بخش صاحب (۳۶) عنایت اللہ صاحب (۳۷) مرزا احمد بیگ صاحب (۳۸) چوہدری سراج دین صاحب (۳۹) عطار احمد صاحب (۴۰) حاکم دین صاحب (۴۱) احمد دین صاحب (۴۲) محمد دین صاحب۔ رائے پور ضلع سیالکوٹ (۴۳) مریم خاتون بھاگی ورہ (۴۴) حکیم مظفر علی صاحب (۴۵) اللہ دتا صاحب (۴۶) سندھی شاہ صاحب (۴۷) محمد دین صاحب (۴۸) عمرا صاحب (۴۹) مولا بخش صاحب دہیڑم ضلع ہوشیارپور (۵۰) رنگ علی شاہ صاحب گریام (۵۱) روشن صاحب بگیری (۵۲) فیروز خان صاحب کاٹھ گڑھ (۵۳) محمد دین صاحب (۵۴) والدہ غلام رسول صاحب بسرا (۵۵) والدہ خان محمد صاحب - چک ۹۹ (۵۶) احمد دین صاحب چک ۱۱۶ (۵۷) علم دین صاحب باغبانپورہ (۵۸) غلام قادر صاحب (۵۹) سید حسن شاہ صاحب (۶۰) خوشی محمد صاحب (۶۱) سردار خان صاحب گٹھیالیاں۔

اعلان ضروری

جناب مسٹر محمد امین صاحب رسالہ چند بیرسٹرایٹ لا کی طرف سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جو صاحب اپنے ہاں ان کا پبلک لیکچر کرانا چاہیں۔ وہ انہیں اطلاع دیں۔ ان کا ارادہ ہے کہ مختلف مقامات پر لیکچر دینے کے لئے دورہ کریں۔

احباب جلدی مندرجہ ذیل پتہ پر انہیں اطلاع دیں۔ مسٹر محمد امین صاحب بیرسٹر ایٹ لا معرفت پوسٹماسٹر صاحب ... (ضلع ...)

اعلان نکاح

محمد اشرف خان صاحب فیروز پوری کا نکاح مسٹیبت خاتون بنت شیخ نیاز اللہ صاحب شاہجہانپوری سے بالعوض پانصد روپیہ مہر پر ۲۹ر دسمبر سنہ ۱۹۲۰ء کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے بعد نماز فجر خطبہ نکاح پڑھا۔

(۲) ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم کا نکاح زینب بی بی بنت میاں عبد الخالق صاحب گرداور ساکن پرمجیت پور ریاست کپورتھلہ سے مبلغ چہار صد روپے مہر پر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے بتاریخ ۲۰ر مارچ سنہ ۲۱ء کو پڑھا۔ ناظر امور عامہ قادیان۔

(۳) ۱۱ر مارچ سنہ ۱۹۲۱ء کو بروز جمعہ مولوی محمد صدیق صاحب امام مسجد احمدیہ گجھی کی دختر کلاں سلیمہ خاتون کا نکاح خاکسار کے ساتھ موضع گجھی میں ایک سو روپیہ مہر پر پڑھا گیا۔ حافظ احمد اللہ از قادیان۔

(۴) خاکسار کا نکاح ایک نجیب احمدی گھرانہ میں سمات عزیزہ بیگم بنت قاضی محمد یسین سکنہ لاہور بیرون دروازہ اکبری مبلغ ڈیڑھ سو روپیہ مہر پر مورخہ ۲۹ر مارچ کو ہوا۔ خاکسار محمد ضیاء اللہ احمدی سکنہ سوہدرہ متصل وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ۔

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب بچے کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کیلئے دعا فرمادیں۔ خاکسار عبد الغنی احمدی از بالاداتی (بجنور)

میرے گھر میں خدا کے فضل سے بچہ پیدا ہوا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے اس کا نام محمد داؤد رکھا ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مولود کو والدین کے لئے موجب راحت اور دین کا خادم بنائے۔

خادم محمد ابراہیم ولد میاں محمد اکبر صاحب مرحوم قادیان۔

اللہ کریم نے حضرت صاحب کی دعاؤں کی برکت سے خاکسار کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب اس بچے کے واسطے درازی عمر اور خادم دین ہونے کی دعا فرماویں۔ خاکسار قاضی محمد یوسف علی مراد

میرے گھر میں لڑکی تولد ہوئی ہے۔ احمدی بھائی دعا فرماویں کہ مولا کریم مجھے اولاد نرینہ بھی عطا فرمائے۔ میں نے لڑکا وقف بجائے خدمت اسلام کرنے کا عہد خدا کے حضور کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اس فضل کے پانے کی توفیق بخشے۔ خاکسار حکیم محمد قاسم قریشی احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ لالہ موسیٰ

معذرت

کچھ عرصہ سے بوجہ عدم گنجایش اخبار درخواستہائے دعا اور نماز جنازہ کے متعلق اعلان شایع نہیں ہوسکے۔ اور اب اس قسم کے اعلانات اسقدر جمع ہو گئے ہیں کہ غالباً ایک سارے کا سارا اخبار بھی ان کو نام بنام درج کرنے کے لئے مکتفی نہ ہوسکے۔ اور چونکہ ضروری مضامین کی وجہ سے اس قدر اعلانات کے لئے گنجایش نکالنا قطعاً ناممکن ہے۔ اسلئے احباب سے معذرت طلب کرتے ہوئے ہم مجملاً حسب ذیل اعلان کرتے ہیں۔

درخواستہائے دعا

احباب ان سب بھائیوں کے لئے جو کسی مقصد اور مدعا میں کامیاب ہونا چاہتے ہیں۔ نیز ان کیلئے جو اپنی یا اپنے عزیز و اقارب کی صحت و تندرستی کے خواہاں ہیں اور ان کیلئے جو کسی مشکل اور تکلیف سے رستگاری چاہتے ہیں دردِ دل سے دعا فرماویں۔

نماز جنازہ

ہمارے وہ بھائی اور بہنیں اور بچے جن کے فوت ہونے کی اطلاع دفتر الفضل میں پہنچی ہے ان سب کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔ اور دعائے مغفرت کیجائے۔

محکمہ انجینئرنگ میں ملازمت کرنے والوں کو اطلاع

جن احمدی احباب کو بمبئی میں ملازمت کی ضرورت ہو محکمہ انجینئرنگ میں ہو۔ وہ درخواستیں میرے پاس بھیجدیں۔ سروئیر اور سب اوورسیر کی ضرورت ہے درخواستیں بہت جلد آنی چاہئیں۔ بہت سے آدمیوں کی ضرورت ہے۔ پتہ ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دار الامان - ۲۱ - اپریل ۱۹۲۱ء

خدا کے وعدے پورے ہو رہے ہیں
اور ہمارے فرائض بڑھ رہے ہیں

آسماں پر دعوت حق کے لئے اک جوش ہے
ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اُتار

آ رہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگہ زندہ وار

کہتے ہیں تثلیث کو اب اہل دانش الوداع
پھر ہوئے ہیں چشمۂ توحید پر از جاں نثار

باغ میں ملت کے ہے کوئی گل رعنا کھلا
آئی ہے باد صبا گلزار سے مستانہ وار

آ رہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے
گو کہو دیوانہ میں کرتا ہوں اُس کا انتظار

ہر طرف ہر ملک میں ہے بُت پرستی کا زوال
کچھ نہیں انسان پرستی کو کوئی عز و وقار

آسماں سے ہے چلی توحید خالق کی ہوا
دل ہمارے ساتھ ہیں گو مُنہ کریں بک بک ہزار

اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح
نیز بشنو از زمیں آمد امام کامگار

آسماں بارد نشان الوقت میگوید زمیں
ایں دو شاہد از پئے من نعرہ زن چوں بیقرار

اب اسی گلشن میں لوگو راحت و آرام ہے
وقت ہے جلد آؤ اے آوارگان دشت خار

خدا کے وعدے پُورے ہو رہے ہیں۔ فرشتوں کی آواز نیک طبعتیں سُن رہی ہیں۔ اور سعید رُوحیں خدا کے ملائکہ کی تحریک سے اُس بات کو قبول کر رہی ہیں۔ جسے دنیا میں خدا تعالیٰ قائم کرنا چاہتا ہے۔ اور جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے مندرجہ بالا اشعار سے ہویدا ہے۔ آسمان کے ساکنوں میں دعوت حق کے لئے جوش و خروش ہے۔ اور خدا کے فرشتہ خدا کا پیغام لے کر نازل ہو رہے ہیں۔ اور دُنیا کو ضلالت کی ظلمتوں سے نکالکر صداقت کے انوار کی طرف لا رہے ہیں۔ یُورپ کی مادہ پرستیاں ختم ہو رہی ہیں صلیب ٹُوٹ رہی ہے۔ تثلیث کی سحر آرائیاں ختم ہو رہی ہیں دین حق کے باغ میں بہار آ رہی ہے۔ دُنیا کا رنگ بدل چلا ہے۔ اور قریب ہے کہ وہ وقت کہ تثلیث کی زمین کو توحید سے پُر کر دیا جائے۔ اور اعلان ہو جائے۔ کہ حق آ گیا اور باطل بھاگ گیا۔

وہ یوسف جسکو اپنوں نے گم کر دیا۔ اور پھر بھول گئے یعقوب نے اس کے پیراہن کی خوشبو سونگھ پائی۔ اور ہمیں قبل از وقت بتا دیا تھا کہ وہ ایک نہ ایک دن آئیگا۔ چنانچہ اب ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ یوسف گم گشتہ کنعان کی طرف آ رہا ہے۔ اور اس کے قافلہ کی گرد اُڑتی ہوئی ہم دیکھ رہے ہیں۔ وہ نظارہ جو تیرہ سو سال قبل دنیا نے دیکھا تھا۔ اور جس کا دوبارہ وعدہ ہمیں دیا گیا تھا۔ ہم خوش نصیب ہیں۔ کہ ہماری آنکھوں کے سامنے پورا ہونے لگ گیا اور افریقہ میں چار ہزار افراد کا یک دم اسلام قبول کرنا اس وعدہ کی ایک قسط ہے۔ جو ہمیں عطا ہوئی ہے۔ اور خدا تعالیٰ ہمیں اور بہت سی فوجیں دیگا۔ اور وہ بس نہیں کریگا جب تک کہ دنیا کو ادھر سے اُدھر نہ کر دے۔ کافر کو مومن نہ بنا لے۔ تاریکی کو روشنی سے نہ بدل لے اور باطل کو پامال کر کے حق کی حکومت نہ قائم کر دے۔

کیا کوئی ہے جو اس کا انکار کر سکے۔ جبکہ وہ آثار ہی نہیں بلکہ واقعات دیکھ رہا ہے۔ کہ اسلام دنیا میں پھیل رہا ہے اور احمدیت دنیا کے دلوں میں بیٹھ رہی ہے۔ کوئی نہیں کوئی نہیں سوائے اس کے جو آفتاب کے وجود کا نصف النہار کے وقت انکار کر دے۔

خدا کے وعدے سچے اور بلا ریب حق ہیں۔ وہ پورے ہوئے۔ اور ہو رہے ہیں۔ اور ہونگے اور ہوتے رہینگے۔ مگر میرے بزرگو! دوستو اور عزیزو! ہمارا اتنا ہی کام نہیں کہ ہم ان خوشخبریوں سے خوش ہو لیں۔ اور بیٹھ جائیں نہیں نہیں!! خدا کی قسم نہیں۔ بلکہ ہمارے فرائض دمبدم بڑھ رہے ہیں۔ ہماری ذمہ واریاں ساعت بساعت نازک سے نازک ترین ہوتی جا رہی ہیں میں مانتا ہوں پہلے ہی ہماری گردن پر بہت بڑے بوجھ ڈالے جا چکے ہیں۔ لیکن جوں جوں ہماری جماعت میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ہمارے بوجھوں میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ اور مُشکلات اور خطرات میں زیادتی ہو رہی ہے۔ اور اُلجھنیں بڑھ رہی ہیں۔

سُنو! جس قوم میں سے ہزاروں آدمی ایک دن میں نکلکر لوائے احمدؐ کے نیچے آ گئے۔ کیا تم خیال کرتے ہیں۔ کہ وہ خاموش بیٹھ رہے گی۔ اس میں ہلچل نہ مچ گئی ہو گی۔ اور اسکو احمدیت ایک کھا جانیوالے شیر کی طرح نظر نہ آ رہی ہو گی۔ اور وہ اپنے بچاؤ کی راہ نکالنے کے لئے کوئی کوشش اور سعی نہ کریگی۔ نہیں بلکہ اس کے سامنے ایک خطرناک صورت پیدا ہو گئی ہے۔ اس کے سامنے موت اور زندگی کا سوال ہو گا۔ اور وہ اس سیل کے سد باب کے لئے ہمہ تن سرگرم عمل ہو گئی ہو گی۔ اب غور کرو اور سوچو کہ کتنا بڑا خطرہ اور مقابلہ ہمیں درپیش ہے اور چار ہزار افراد کے داخل سلسلہ ہونے سے ہمارا کام کس قدر بڑھ گیا ہے۔ اور ہمیں کس قدر سعی اور کوشش کی ضرورت ہے۔

اب اگر ہم ان لوگوں کی تعلیم و تربیت اور تہذیب و شائستگی کے لئے کوشش نہ کرینگے۔ اور ان کو اسلامی تعلیم سے پورا پورا واقف نہ کرینگے۔ تو سوچ لو کہ خدا تعالےٰ کے حضور کس قدر جوابدہ ہونگے مگر اسوقت افریقہ میں ہمارا صرف ایک آدمی ہے۔ لیکن اتنے بڑے کام کے مقابلہ میں وہ کس طرح کافی ہو سکتا ہے۔ وہ لوگوں کی تعلیم و تربیت کریگا یا ان کو دعوت حق دیگا۔ اگر وہ انکی تعلیم و تربیت میں لگ جائے۔ تو آگے ترقی بند ہو جائیگی۔ اور اگر اور لوگوں کو تبلیغ کرتا چلا جائے اور مسلمان بنایا جائے۔ مگر تربیت کی فکر نہ کرے۔ تو پھر کیا فائدہ۔

پھر ہمارے سامنے افریقہ ہی کا میدان نہیں۔ ایشیا کے ممالک بھی ہم سے مبلغ مانگتے ہیں۔ خدا کے وعدے بخارا و روس کی طرف ہمیں اشارہ کر رہے ہیں۔ ایران اپنا حق مانگتا ہے۔ عرب ہمیں اپنے احسان یاد دلا رہا ہے

ان سب کی خدمت ہمارے سپرد ہے۔ مگر اے خادمان حق آپ کس خیال میں ہیں۔ چند مقررہ مبلغوں سے یہ کام نہیں ہو سکتا۔ یہ فرض کفایہ نہیں۔ جو ان چند نفوس کے ذریعہ ادا ہو جائے۔ بلکہ یہ ان سب لوگوں کا فرض ہے جنہوں نے مسیح موعود کو دیکھا اور مانا اور خوب پہچانا ہے بیشک۔ تھوڑی ہیں۔ مگر کیا مسیح ناصری کی یہ بات بھول گئے۔ کہ انہوں نے اپنے شاگردوں کو زمین کا نمک قرار دیا تھا پس اسی طرح ہم لوگ بھی دنیا کا نمک ہیں۔ اور آج دنیا اس نمک کی محتاج ہے۔ اسوقت ہمیں جلد سے جلد جو کچھ کرنا چاہیئے وہ یہ ہے۔ کہ اول چونکہ روپیہ کی سخت ضرورت ہے۔ اسلئے ہم پیٹوں کو کاٹ کر بھی مہیا کر دیں۔ تاکہ سلسلہ کا کوئی کام بند نہ ہو جائے۔ اس کے متعلق اسی اخبار میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کا فرمودہ خطبہ درج ہے۔ احباب نہایت غور اور توجہ سے اسے پڑھیں۔ اور جس درد و تکلیف کا اس میں اظہار کیا گیا ہے۔ اسے محسوس کریں۔

دوسری بات یہ ہے کہ ہم میں سے اکثر حضرت امام حضور اپنی زندگیاں پیش کر دیں۔ تاکہ جہاں حضور چاہیں۔ ہمیں تبلیغ دین کے لئے بھیجدیں۔ اور ہمارا کسی قسم کا کاروبار سلسلہ پر نہ ہو۔ اگر ہم تاجر ہیں۔ تو ہمیں تجارت سے پیٹ پالنا اور خدمت دین کرنا چاہیئے۔ اگر ہم طبیب ہیں۔ تو دنیا کو فائدہ جسمی پہنچا کر روحانی فائدہ بھی پہنچا سکیں۔ اور اپنی معیشت بھی پیدا کر سکتے ہیں۔ اگر ہمیں کوئی اور فن آتا ہے۔ تو اسی ذریعہ سے پیٹ بھی پالنا چاہیئے اور خدمت دین بھی کرنی چاہیئے۔ اور اگر اس قسم کا کوئی کام نہیں کر سکتے تو ہم نوکری تو کر سکتے ہیں۔ برتن دھو سکتے ہیں۔ خدمتگاری کر سکتے ہیں۔ اور اس طرح روٹی کھا کر مائدہ روحانی دنیا کو کھلا سکتے ہیں۔ ہمارے لئے کبھی ایسے کام کے کرنے میں شرم نہیں۔ جو خلاف شریعت نہیں۔ بس ہم کیوں بیٹھے رہیں۔ اور کیوں مجاہدانہ حالت اختیار نہ کریں۔ اور کیوں دین کی خدمت میں کوئی بات ہمارے لئے سنگ راہ ہو ہمارا فرض ہے کہ ان اوہام کے پہاڑوں کو رستہ سے ہٹا دیں۔ اور مشکلات کو دھکے دیدیں۔ اور خدا کے رستہ میں خدا کی زمین پر خدا کا نام لیکر نکل پڑیں۔ ہم بھوکے نہیں مرینگے۔ خدا ہمارے ساتھ ہو گا ایسے سرفروشوں کے لئے میاں کرم دین سابق طالب علم مدرسہ احمدیہ کی مثال موجود ہے کہ اس نے کن حالات میں اور کس سامان میں خدمت دین کے لئے گھر سے قدم نکالا۔ اور خدا تعالیٰ نے کس طرح اس کی مدد کی۔ اس نوجوان کے حالات ہم انشاء اللہ عنقریب شایع کرینگے۔ جن کو پڑھکر ناظرین معلوم کرینگے۔ کہ خدا تعالیٰ کس طرح اس شخص کا حامی اور ناصر ہو جاتا ہے۔ جو اس کا نام لیکر اس کی راہ میں نکل کھڑا ہوتا ہے۔

اگر ہم میں بہت سے ایسے سرفروش پیدا ہو جائیں اور ہر ایک کی سرفروشی اپنے سے پہلے سرفروشوں سے بڑھکر ہو۔ تو تھوڑے ہی عرصہ میں احباب دیکھ لینگے۔ کہ یدخلون فی دین اللہ افواجا کا نظارہ کس قدر زور اور شان کے ساتھ نظر آتا ہے۔ ٭

مولوی عطاء اللہ کی شرافت

مولوی عطاء اللہ کی تہذیب اور شرافت کا اندازہ ہم نے تو اسی دن اچھی طرح کر لیا تھا جس دن امرتسر میں اس نے فحش کلامی اور بیہودہ سرائی کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا لیکچر روکنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن اب وہ اصحاب جن کی نظر سے اس کی مسجد خیر دین والی تقریر متعدد گواہوں کی زبانی گذری ہو گی۔ ان پر بھی خوب اچھی طرح واضح ہو گیا ہو گا۔ کہ اس علم دین کے مدعی اور اسلام کے فدائی نے اخلاق اسلامی سے کس قدر حصہ پایا ہے۔

مسٹر گاندھی کا ذکر کرتے ہوئے مولوی عطاء اللہ نے کہا انگریز تو یہ ہی گھر میں اس "ٹھوکو" کو کچھ نہیں سکتا۔ اور پنجابی لفظ ٹھوکو کہتے ہوئے مسجد میں جسپر رسول کریم پر کھڑے ہو کر اس آل رسول کہلانیوالے نے نہایت فحش اور مکروہ اشارہ کے ساتھ اس کی تشریح کی۔

(بیان گواہ استغاثہ نمبر ۴)

ہم صرف یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ کیا اسلام نے اپنے پیرووں کو یہی تعلیم دی ہے کہ وہ خانہ خدا میں کھڑے ہو کر اس قسم کے فحش اور گندے اشارات کیا کریں۔ اگر نہیں اور ہرگز نہیں تو مسلمانوں کو ایسے لوگوں کو اپنی راہ نمائی اور اسلام کی حفاظت کی کیا امید ہو سکتی ہے۔ جو اسلامی اخلاق کا شائبہ بھی اپنے اندر نہیں رکھتے۔ ٭

مولوی عطاء اللہ کی غلط بیانیاں

مولوی مذکور کے مقدمہ کا فیصلہ لکھتے ہوئے عدالت نے اس کی بعض غلط بیانیوں کا بھی ذکر کیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

(۱) ملزم کا یہ کہنا کہ انجمن اسلامیہ امرتسر نے سرنا جنگ میں جو چندہ دیا تھا اس سے گولی بارود خرید کر ہمارے بھائیوں کو ہلاک کیا گیا اور مقامات مقدسہ کی بیحرمتی کی گئی ہے۔ اس غلط بیانی اور دروغ بافی کی مثال ہے جو اس شخص نے مذہب کی آڑ میں شہر کے مسلمانوں کو تلقین کی تاکہ حکومت کے خلاف نفرت و بددلی پھیلائی جائے۔

(۲) وہ کہتا ہے کہ مسلمان عورتیں شہوت رانی کے لئے سپاہیوں کو مہیا کی جاتی ہیں۔ چونکہ ملزم یہ باتیں خطبہ میں کہہ رہا تھا اسلئے وہ یہ عذر بھی پیش نہیں کر سکتا کہ مبالغہ قابل عفو اور دروغ بیانی جائز ہے۔

(۳) پھر اس نے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے کہ حکومت ہر ممکن ذریعہ ہندوستانیوں کا استیصال چاہتی ہے یعنی انہیں مروانے کیلئے فوج میں بھرتی کرتی ہے۔ جلیانوالہ باغ میں کشت و خون کا بازار گرم کرتی ہے۔ مارشل لاء کے تحت قید کرتی اور پھانسی دیتی ہے۔ روپیہ پیسے سے محروم کرتی ہے۔ یہ باتیں صریح غلط بیانیاں ہیں۔

جھوٹ کی مذمت اور جھوٹوں پر لعنت جس زور کے ساتھ اسلام نے کی ہے۔ وہ ہر ایک مسلمان کو غلط بیانیوں سے روکدیتی ہو۔ مگر افسوس ہے کہ مولوی عطاء اللہ نے اس کی ذرا بھی پروا نہ کی۔ ٭

مولوی ابراہیم کی بھتیجی

عدالت نے مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی بھتیجی کے متعلق مولوی عطاء اللہ کا بیان بتصدیق گواہان جو نقل کیا ہے۔ اس کا ایک فقرہ یہ ہے کہ مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی بھتیجی کا حال دیکھو کہ اس نے بر سر عدالت اپنا برقع اتار کر اپنے باپ کے منہ پر مارا۔ یہ اس واقعہ کی مزید تشریح اور تصدیق ہے جس کا ہم گذشتہ پرچہ میں ذکر کر چکے ہیں۔

مولوی ابراہیم نے زمیندار ۱۲۔ اپریل میں اپنی بھتیجی کے باہر بھاگ جانے کے متعلق شایع کرایا ہے کہ "میری پانچ بھتیجیاں ہیں ایک کمسن ہے اور چار بڑی شادی شدہ اپنے اپنے گھروں میں آباد ہیں"

غالباً مولوی ابراہیم نے یہ پانچ کی تعداد ان بھتیجیوں کی بتائی ہے جو ان کے سگے بھائیوں کی لڑکیاں ہیں۔ لیکن یہ واقعہ انکی رشتہ کی بھتیجی کا ہے۔ کیا اس سے وہ انکار کر سکتا ہے۔ لیکن اگر فرض بھی کر لیا جائے کہ کوئی اس قسم کا واقعہ نہیں ہوا تو یہ مولوی عطاء اللہ کی ایک اور غلط بیانی ہو گی۔ جسے اگرچہ عدالت نے غلط بیانی قرار نہیں دیا۔ ... حالانکہ اگر یہ مولوی عطاء اللہ کی غلط بیانی تھی۔ تو عدالت کو دوسری غلط بیانیوں کے ساتھ ہی اس کا بھی ذکر کرنا چاہیئے تھا۔ بہتر ہو کہ مولوی عطاء اللہ اور مولوی ابراہیم آپس میں فیصلہ کر لیں کہ کون سچا ہے اور کون جھوٹا ہے؟

خطبۂ جمعہ

ہماری ذمہ واریاں اور ہماری مشکلات

کام مشکل ہے بہت منزل مقصود ہے دور
اے مرے اہل وفا سست کبھی گام نہ ہو
(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے)

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ

فرمودہ ۸ - اپریل ۱۹۲۱ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

میرے دل میں تھا کہ جماعت کے متعلق بعض ضروری باتیں آج کے خطبہ میں بیان کروں۔ لیکن صبح سے میرے ناک اور حلق میں تکلیف ہے۔ اسلئے آج میں اگرچہ تفصیل سے بیان نہیں کر سکتا۔ مختصراً بیان کرتا ہوں:۔

جیسا کہ میں نے پہلے بھی کئی بار بتایا ہے۔ ہماری ذمہ واریاں دوسروں سے بہت بڑھی ہوئی ہیں۔ ہماری مثال اس ڈاکٹر کی ہے۔ جس کو علاج کے لئے ایک بڑی جماعت پاگلوں کی سپرد کی جائے۔ ایک سرکاری پاگل خانے ہوتے ہیں۔ ان میں ڈاکٹر پر بوجھ نہیں ہوتا۔ وہاں وہ اپنے فرض کو حکومت خیال کرتے ہیں۔ مار پیٹ بھی لیتے ہیں۔ ضرورت ہوئی تو دوا بھی دیتے ہیں مگر ان کے علاوہ ایک اور پاگل خانے یورپ اور امریکہ میں ہوتے ہیں۔ جہاں امراء اپنے پاگل رشتہ داروں کو علاج کے لئے رکھتے ہیں۔ اور وہ پاگل خانے تجارتی طور پر ہوتے ہیں۔ وہاں ڈاکٹروں کو معقول معاوضہ ملتا ہے مگر ڈاکٹروں کی ذمہ واری نازک ہوتی ہے۔ کیونکہ جتنے مریض شفا پائیں۔ ان کی شہرت کا مدار ان پر ہوتا ہے۔

چونکہ ایسے مریض کی عقلی حالت اچھی نہیں ہوتی اسلئے اسکو دوا دیں۔ تو وہ کہتا ہے۔ کہ تندرست ہوں۔ مجھے بیمار کون کہتا ہے۔ وہاں ایک شرط یہ بھی علاج میں ہوتی ہے کہ مریض کو یقین دلایا جائے۔ کہ وہ بیمار نہیں تندرست ہے۔ جب ڈاکٹر کا یہ بھی فرض ہو۔ تو مریض کو دوا کیسے دی جائے۔ دوا دو۔ تو وہ کہتا ہے۔ مجھے بیمار کہتے ہو۔ اور اگر نہ دیں۔ تو علاج کیسے ہو۔ وہاں بڑی محنت اور ہوشیاری سے کام کرنا پڑتا ہے۔ یہی حال ہمارا ہے۔ پھر ایک اور فرق ہوتا ہے۔ کہ ان کو مریض کے رشتہ دار تمام خرچ دیتے ہیں۔ یہاں ہمیں اپنے پاس سے ہی خرچ کرنا پڑتا ہے۔ تو ہماری مثال تو ایسے ڈاکٹر کی ہے۔ جس کو کمرے میں بند کر دیا جائے۔ اور مریضوں کو اسپر حاکم مقرر کیا جائے۔ اور ساتھ ہی حکم ہو کہ ان کا علاج کرو:۔

پس ہماری ذمہ واریاں بڑی ہوئی ہیں۔ ہمارے پاس سامان کم اور طاقت بھی بہت کم ہے۔ ذمہ واری کے مطابق نہ سامان ہے نہ طاقت۔ پھر باوجود اس حالت کے جو سامان بھی ہمیں میسر ہیں۔ انہیں سے کسی ایک کو اگر ہم ترک کر دیں تو ہمیں کامیابی کی کیا امید ہو سکتی ہے:۔

ہماری حالت یہ ہے۔ کہ ابھی بعض وقت ہم پر خطرناک آتے ہیں۔ اور تکلیف ہمیں گھیر لیتی ہے۔ اور سکھ کا کوئی پہلو ہمارے سامنے نہیں رہتا۔ دولتمند کے لئے ہر وقت آرام نہیں۔ بیمار کے لئے ہر وقت تکلیف نہیں۔ اگر ہر وقت اس کی ایک سی تکلیف رہے۔ تو وہ فوراً مر جائے۔ اسپر تکلیف وقفوں کے ساتھ آتی ہے۔ اور اس طرح ایک مریض لمبے عرصہ تک زندگی پاتا ہے۔ اسی طرح ہم پر جو اوقات آتے ہیں۔ وہ بعض دفعہ اس قسم کے آتے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہمیں پامال کر دینگے۔ لیکن پھر بیچ آرام کا وقفہ دیا جاتا ہے۔ یہ وقفہ دو طرح کا ہوتا ہے۔ یا تو ہماری طرف سے ہوتا ہے۔ جس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ ہم کام کرتے کرتے تھک گئے ہیں یا خدا تعالیٰ کی طرف سے کہ وہ خیال فرماتا ہے۔ کہ اب ہم کام کرتے کرتے اس حد پر پہنچ گئے ہیں۔ کہ ہمیں آرام کی ضرورت ہے۔ بہر حال کسی طرف سے جو آرام ہمیں ملتا ہے۔ وہ سانس لینے کے لئے وقفہ ہے۔ پھر جس کو تکلیف کا وقت کہتے ہیں۔ وہ اصل ذمہ واری کا وقت ہوتا ہے۔ ایسے ہی وقت میں سے ہم آجکل گذر رہے ہیں۔ کیونکہ ایک طرف کام کی حالت بڑی جا رہی ہے۔ اور ایک رو ہے جو چل رہی۔ اور طبائع میں ایک جوش ہے۔ جو لوگوں کو ہماری طرف متوجہ کر رہا ہے اور ہندوستان کے ایسے طبقہ میں جوش ہے جسمیں پہلے نہ تھا۔ اور اسی طرح غیر ممالک میں بھی ایک لہر چل رہی ہے باہر سے جو خطوط آتے ہیں۔ ان سے اس کی تصدیق ہوتی ہے۔ امریکہ سے ایک حبشی ولایت میں آیا ہے۔ وہ افریقہ کا باشندہ ہے۔ اور اس نے اپنی تمام قوم میں دورہ کیا ہے وہ مذہباً عیسائی تھا۔ اور ولایت میں آکر مسلمان ہو گیا ہے۔ امریکہ میں حبشیوں کی بہت سی آبادی ہے۔ جو دو کروڑ کے قریب یعنی پنجاب کی آبادی کے برابر ہے۔ جب یورپ کے لوگوں نے امریکہ میں نوآبادیاں قائم کیں۔ اور ان کو مزدوروں کی ضرورت پڑی۔ تو سفید رنگ کے مزدور چونکہ زیادہ مزدوری مانگتے تھے۔ اسلئے مزدور بہم پہنچانے کا یہ طریق اختیار کیا گیا کہ زبردستی افریقہ کے حبشیوں کو پکڑ لیتے تھے۔ اور ان سے بیلوں کی طرح جو کام چاہتے تھے لیتے تھے۔ اور ان کا قصور محض یہ ہوتا تھا کہ کمزور ہوتے تھے۔ اور پکڑنے والوں کا حق یہ تھا۔ کہ وہ طاقتور تھے۔ ان غلاموں پر بڑے بڑے مظالم ہوتے تھے۔ آخر ایک عورت نے ایک ناول لکھا۔ جسمیں بتایا کہ کس طرح ان حبشیوں پر ظلم ہوتے ہیں۔ کس طرح ماں باپ کو بچوں سے اور بچوں کو ماں باپ سے جدا کیا جاتا ہے۔ اور کس طرح ان کو مارا اور زخمی کیا جاتا ہے۔ چونکہ اس میں جذبات کو اپیل کی گئی تھی۔ کئی لاکھ کاپی اس کی چند دنوں میں نکل گئی اور آخر اس کو قانوناً رد کرنا پڑا۔ مگر چونکہ وہ اپنا اثر کر چکا تھا اسلئے ملک میں دو پارٹیاں ہو گئیں۔ ایک وہ جو غلامی کے خلاف تھی۔ اور ایک تائید میں۔ دونوں میں جنگ شروع ہو گئی۔ اور بڑے لمبے عرصہ تک یہ جنگ رہی۔ جس میں غلامی کے حامی ہار گئے۔ اور مخالف جیت گئے۔ اور اس طرح ان غریب حبشیوں کو امریکہ میں آزادی ملی۔ انہیں ایک شخص افریقہ سے گیا۔ جو اپنی قوم کی فلاح کی تدبیریں سوچتا ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ یہ سب لوگ عیسائیت چھوڑ کر مسلمان ہونے کو تیار ہیں۔ یہ تو یقینی نہیں کہ سب ان [illegible] مگر یہ بعید از قیاس بھی نہیں۔ یہ کروڑوں کا میدان ہے ممکن ہے کہ جلد ہی لاکھوں اسلام میں داخل ہوں۔ اسکے لئے آدمیوں کی ضرورت ہے۔ ادھر روس چاہتا ہے کہ اس میں آدمی بھیجے جائیں۔ تبھی وہ پیشگوئیاں پوری ہونگی

جو وہاں کے متعلق حضرت مسیح موعود کی ہیں۔ کیونکہ دعا کی پیشگوئی میں ایک حصہ انسان کا ہوتا ہے۔ اور ایک خدا کا۔ انسان جب اپنا کام کرتا ہے۔ تو باقی کا حصہ خدا خود پورا کر دیتا ہے۔ زار کا عصا چھینا جا چکا ہے بخارا کے امیر کی کمان پڑی ہے۔ اب ضرورت ہے۔ کہ ہمارا آدمی جائے۔ اور اپنے شکار میں مصروف ہو۔

لیکن ہماری موجودہ حالت یہ ہے۔ کہ تیس ہزار کے بل واجب الادا دفتر بیت المال میں پڑے ہیں۔ اور چالیس ہزار روپے لے کر خرچ کیا جا چکا ہے۔ اور بعض لوگوں کو چار چار مہینے کی تنخواہ نہیں ملی۔ اور تنخواہ نہ ملنے سے کئی لوگوں پر فاقہ کی نوبت گذر رہی ہے اور ان کی تنخواہ ماہوار اتنی ہے کہ جو باقاعدہ ملے۔ تو ان کا گذارہ ہو سکتا ہے۔ ایسی حالت میں ہم باہر کس طرح کام کر سکتے ہیں۔ یہ ان تاریک وقتوں میں سے ایک ہے جن کیلئے حافظ نے کہا ہے۔ ؏

شب تاریک و بیم موج و گرداب چنیں حائل

چاروں طرف ظلمت ہے۔ لیکن ادھر دنیا ہمیں بلا رہی ہے۔ یہ ایک صدمہ ہے۔ اور نہایت دردناک حالت ہے اس وقت ہماری ایسی حالت ہے۔ کہ بچہ بھیت میں ہے ماں کو بلاتا ہے۔ مگر ماں مجبور ہے۔ کہ اس کی مدد نہیں کر سکتی۔ اس حالت سے ایک خوشی بھی ہوتی ہے۔ اور ایک صدمہ بھی ہے۔ خوشی اس سے ہے۔ کہ بچہ ماں کو پہچانتا ہے۔ اور رنج اس کا کہ ماں مدد نہیں کر سکتی۔ یہ بھی ظلمت ہے۔ کہ ہم ان کی مدد نہیں کر سکتے۔ اور لوگوں کی مخالفت کا طوفان بھی ایک ظلمت ہے۔ غرض ظلمت پر ظلمت ہے۔ اگرچہ یہ خطرے کی بات نہیں لیکن اس میں شک نہیں۔ کہ اس وقت یہ سوال ہمارے لئے موت اور زندگی کا سوال ہے۔ اس میں شبہ نہیں۔ کہ یہ خدا کا کام ہے۔ لیکن جب تک بندہ اپنا کام نہ کرے۔ اس وقت تک خدا اپنا کام نہیں کیا کرتا۔ دو کام خدا کے ہوتے ہیں۔ پہلے خدا اپنا کام کرتا ہے۔ پھر انسان کا کام آتا ہے۔ اگر یہ اپنا کام کرے۔ تو خدا دوسرا اپنا کام کر دیتا ہے۔ اس بات پر قرآن میں اتنا زور دیا گیا ہے۔ جس کی حد نہیں۔ قرآن کریم کی ہر سورت کے ابتدا میں اسی مضمون پر زور دیا گیا ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ کہ اللہ کے نام سے شروع کرتے ہیں۔ جو پہلے اپنی رحمانیت کے ماتحت کام کر کے ہمیں ہر قسم کے سامان عنایت کرتا ہے۔ چنانچہ اس نے ہمیں مسیح موعود دیا ہمارے لئے علم کے دروازے کھول دیئے۔ ہمیں ہدایت دی۔ یہ اس کی رحمانیت ہے آگے رحیم ہے۔ اس صفت کا تقاضا ہے۔ کہ جب ہم اس کے ماتحت خوب کام کرینگے۔ تو پھر وہ ہمارے لئے کام کرے گا۔ پہلا کام اس کی طرف سے ہو چکا اب اگر ہم اس اپنے کام کو نہ کریں۔ تو وہ اپنا دوسرا کام نہیں کرے گا۔ سورہ فاتحہ کی ابتدا میں بھی اسی مضمون پر زور ہے۔ اور تمام قرآن میں بھی اس مضمون پر زور دیا گیا ہے۔

ہم میں اگر کرب ہوگا ہم اگر اس کی طرف رجوع کرینگے۔ اور اس کے حضور گریں گے۔ تو وہ ہمیں اٹھائیگا لیکن اگر ہم مطمئن ہو جائیں۔ اور اپنے آپ کو اس کے فضلوں کا جاذب نہ بنائیں۔ تو پھر ہم انعام نہیں پا سکتے۔ اور خدا اپنا کام جو ہمارے متعلق ہے ہمیں نہیں کرنے دیگا کیونکہ وہ ہمیں اہل نہیں پائیگا۔

ہمارے اس کرب سے خدا کے علم میں اضافہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ تو جانتا ہے۔ بلکہ وہ دوسروں پر ظاہر کرتا ہے۔ اور ہماری حالت سے خود ہمیں مطلع کرتا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے۔ کہ ماں بچے کو مٹھائی دینے کیلئے ہاتھ بڑھاتی ہے۔ بچہ لینے کو لپکتا ہے۔ وہ ہاتھ ہٹا لیتی ہے۔ اگر بچہ مٹھائی لینے کیلئے ضد کرتا اور روتا ہے۔ تو دیدیتی ہے۔ اگر وہ ہاتھ نہ بڑھائے بلکہ اور طرف متوجہ ہو جائے تو وہ نہیں دیتی۔ کیونکہ جان لیتی ہے۔ کہ اس کو ضرورت نہیں۔ پس ہمیں کرب پیدا کرنا چاہیئے۔ اور اس کے حضور گر کر طلب کرنا چاہیئے۔ تب اس کی مدد آئے گی۔

مسلمانوں سے یہی غلطی ہوئی۔ کہ وہ خدا کے حضور نہ جھکے۔ اور ان میں مصائب اور مشکلات کے وقت کرب پیدا نہ ہوا۔ ہمیں پھر اس غلطی کا مرتکب نہیں ہونا چاہیئے۔ جب تک مسلمانوں کا پہلا حصہ اس حال میں رہا۔ کہ جب دشمن کی طرف سے اسلام پر حملہ ہوا اور حالت نازک ہوئی۔ وہ لوگ خدا کے حضور گرے تو خدا نے سنبھالا۔ اور ایسا بارہا ہوا۔ لیکن آخر میں مسلمانوں نے گمان کر لیا۔ کہ خدا تو اسی طرح کیا کرتا ہے۔ اور اسلام کو بچا ہی لیا کرتا ہے۔ وہ مطمئن ہو گئے۔ اور اسلام انکے سامنے ڈوب گیا۔ اور انہوں نے خبر نہ لی۔ جب طوفان اٹھا۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ ایسا ہوتا ہی ہے۔ اور بچاؤ کی فکر نہ کی۔ جہاز گرداب میں پڑا۔ پھر انہوں نے توجہ نہ کی آخر ڈوبنے لگا۔ وہ ہنس پڑے۔ کہ کیا ہوا۔ ہم جانتے ہیں کہ جہاز نہیں ڈوبے گا۔ آخر جب وہ ذرا ٹس سے مس نہ ہوئے۔ تو جہاز ان کی آنکھوں کے سامنے غرق ہو گیا اور انہوں نے کچھ نہ کیا۔

اس وقت ہم مشکلات میں ہیں۔ ہماری ذمہ واریاں بہت بڑھ رہی ہیں۔ اور تیس ہزار کے بل پڑے ہیں۔ اور چالیس ہزار بلا قرض ہے۔ اور باہر مبلغوں کے بھیجنے کی ضرورت ہے۔ جب تک خاص جد و جہد نہ کریں گے۔ کام درست ہوتا نظر نہیں آتا۔ پس ہمیں ضرورت بہت دعاؤں کی ہے۔ اور بہت کوشش کی ہے۔

میں اس وقت مختصر بولنا چاہتا تھا۔ مگر پھر بھی بہت بول گیا۔ اور میرے حلق میں تکلیف بڑھ گئی ہے مگر آخر میں دوستوں کو کہتا ہوں۔ کہ تکالیف اور مصائب ہر طرف ہیں مگر ہمیں امیدیں بھی بہت ہیں۔ اور ہم کامیابی کو بھی گھر کے دروازے پر دیکھتے ہیں۔ دعا کرنی چاہیئے۔ کہ یہ محض لالچ ثابت نہ ہو۔ بلکہ خدا ہمیں ان کامیابیوں کے حاصل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

"ترک موالات اور احکام اسلام"

کا پہلا ایڈیشن ختم ہو چکا ہے۔ اور لوگ مانگتے ہیں اس لئے اگر احباب چاہیں۔ کہ اسے دوبارہ چھپوایا جائے۔ تو درخواستیں بہت جلد بھجوا دیں رسالہ کی پہلی اشاعت جسقدر مفید ثابت ہوئی ہے۔ اسکو مد نظر رکھتے ہوئے ضروری ہے۔ کہ اس کو کثرت سے شائع کیا جائے پس امید ہے کہ احباب ہمت اور کوشش سے کام لیکر کافی درخواستیں

ناظر تالیف و اشاعت قادیان

مولوی ابراہیم سیالکوٹی سے مباحثہ

کوڑانوالے کوٹ میں بابو محمد اسمٰعیل صاحب احمدی ہیں جو بباعث ملازمت اکثر باہر ڈیوٹی پر رہتے ہیں گاہے بگاہے جب موضع مذکور میں آتے ہیں۔ تو احمدیت کے متعلق کچھ نہ کچھ سلسلہ جنبانی شروع کر دیتے ہیں۔ ان کے ذریعہ دو تین نئے احمدی وہاں ہوئے ہیں۔ جنھوں نے بابو صاحب موصوف کی غیر موجودگی میں غیر احمدیوں سے مباحثہ کی ٹھان لی۔ اور عدم ایفاء وعدہ پر دو دو سو روپیہ حرجانہ رکھا گیا۔ بابو صاحب موصوف کو اطلاع ہوئی۔ انہوں نے قادیان خط لکھا۔ اور خاکسار کو ان کے ہاں حاضر ہونے کا حکم ہوا ۔

زیر بحث مسئلہ پر از روئے قرآن گفتگو

فریقین میں مباحثہ کا عہد و پیمان اس بنا پر تھا۔ کہ کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں یا فوت ہو گئے ہیں۔

چنانچہ پہلا مسئلہ حیات وفات مسیح کا زیر بحث قرار پایا اور خاکسار نے یہ امر مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی اور عام پبلک کے اچھی طرح گوش گذار کر دیا کہ متنازع فیہ مسئلہ پر قرآن کریم کی رو سے فریقین کو روشنی ڈالنی چاہیئے کیونکہ خداتعالیٰ فرماتا ہے۔ ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الکافرون۔ کلام الٰہی کے فیصلہ سے جو روگردانی کرتے ہیں۔ وہ خداتعالیٰ کے نزدیک کافر ہیں۔ اور دوسری کتابیں چونکہ غیر محفوظ ہیں۔ جس کی وجہ سے انمیں بکثرت اختلاف پایا جاتا ہے اسلئے قرآن کریم جیسی محفوظ کتاب کو چھوڑ کر فیصلہ کی بنیاد دوسری کتابوں پر رکھنا سراسر غلطی ہے۔

وقت کی تعیین

اسکے بعد وقت کی تعیین پر اختلاف ہوا۔ مولوی ابراہیم صاحب نے کہا کہ میں تو اپنے مضمون کو پانچ منٹ میں بخوبی ادا کر سکتا ہوں میں نے کہا۔ آپ اگر اتنے وقت میں اپنے خیالات کو بخوبی ظاہر کر سکتے ہیں۔ تو میں آپ کو زیادہ وقت لینے پر مجبور نہیں کرتا۔ مگر میں چونکہ اپنے خیالات کے اظہار کے لئے اتنا وقت کافی نہیں سمجھتا۔ اسلئے مجھے اتنا تنگ وقت منظور نہیں۔ میں کم از کم ایک گھنٹہ وقت لونگا۔ اور اگر آپ چاہیں تو آپ بھی لے سکتے ہیں۔ بالآخر فیصلہ ہوا۔ کہ مولوی صاحب دس منٹ اول اور بیس منٹ آخر حیات مسیح پر تقریر کرینگے۔ اور درمیان میں خاکسار کی ایک گھنٹہ تقریر ہوگی۔

مولوی ابراہیم کی تقریر

مولوی صاحب نے اپنی پہلی تقریر میں حیات مسیح کے ثبوت میں حدیث یدفن معی فی قبری پیش کی اور کہا کہ حضرت عیسےٰ نے چونکہ زمین کی طرف نازل ہونا ہے۔ اور آنحضرت صلعم کی قبر کے ساتھ دفن ہونا ہے۔ اسلئے ضرور ہے کہ وہ زندہ آسمان پر موجود ہوں۔ (اس حدیث کے متعلق ایک حد تک مفصل مضمون لکھ کر خاکسار نے رسالہ تشحیذ میں دیدیا ہے۔ جو عنقریب انشاء اللہ تعالیٰ شایع ہو جائیگا)

وفات مسیح پر تقریر

میں نے اپنی تقریر میں کلام الٰہی کی عظمت بتلا کر مولوی صاحب کو اس بات کی طرف توجہ دلائی۔ کہ آپکا فرض تھا۔ کہ آپ اپنے دعویٰ حیات مسیح کو قرآن کریم سے ثابت کرتے یا کم از کم دعوٰی کی بنیاد قرآن کریم پر رکھتے۔ اور تائید میں حدیثیں وغیرہ پیش کر سکتے تھے مگر آپنے حدیثوں میں سے بھی اپنے دعوٰی کی بنیاد ایسی حدیث پر رکھی ہے۔ کہ جس کا صحاح ستہ کی کسی کتاب میں نام تک نہیں پایا جاتا۔ اسلئے میں حسب وعدہ اپنے دعوے کی بنیاد قرآن کریم پر رکھتا ہوں۔ اور ثابت کرتا ہوں کہ قرآن کریم ہمارے ساتھ ہے۔ جس سے آپ کی پیش کردہ حدیث کی اور بھی وقعت جاتی رہتی ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلعم کی حدیث قرآن کریم کے خلاف کبھی نہیں ہو سکتی۔ اور پھر وفات مسیح کے ثبوت میں ایک آیۃ یعنے فلما توفیتنی اور ساتھ ہی صحیح بخاری کی وہ حدیث جسمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیۃ کو اپنے اوپر چسپاں کر کے اس کی تفسیر کر دی ہے۔ پیش کی۔ اور بخاری سے ہی توفی کے معنے موت کے بتلائے۔ جو کہ حضرت ابن عباس نے کئے ہیں اور قرآن کریم نے جو توفی کے تفصیلی معنے کئے ہیں۔ وہ یعنے آیت اللہ یتوفی الانفس حین موتہا والتی لم تمت فی منامہا فیمسک التی قضی علیہا الموت ویرسل الاخرٰی۔ کہ روح دو وقت قبض کی جاتی ہے۔ ایک موت کے وقت دوسرے نیند کے وقت۔ موت کے وقت جو روح قبض کی جاتی ہے۔ اسکو خدا روک لیتا ہے۔ واپس نہیں کرتا۔ اور جو نیند کے وقت قبض کی جاتی ہے۔ اس کو خداتعالیٰ پھر واپس بھیج دیتا ہے۔ پس خداتعالےٰ نے حضرت عیسیٰ کی روح کو ہی قبض کیا ہے نہ جسم کو۔

وفات مسیح کی ایک دلیل

آیۃ فلما توفیتنی کی تشریح یعنے یوں کی کہ اس آیۃ میں حضرت عیسیٰ خداتعالےٰ کو یہ جواب دیتے ہیں کہ الٰہی میری موجودگی میں میری قوم نے مجھے خدا نہیں بنایا۔ بلکہ وہ موحد تھے۔ جیساکہ واشھد بانا مسلمون کہکر انھوں نے مجھے اپنے ایمان پر گواہ بنالیا تھا۔ پس جب تک میں انمیں رہا۔ میں ان کے ایمان کی گواہی دیتا ہوں لیکن جب تو نے مجھے وفات دے دی۔ تو پھر بعد کا مجھے علم نہیں۔

اسمیں وہ اپنی قوم کا بگڑنا اپنی وفات کے بعد بتلاتے ہیں نہ کہ آسمان پر جانے کے بعد۔ پس عیسائیوں کا بگڑنا اور ان کا حضرت عیسیٰ کو خدا کہنا اسبات کا کافی ثبوت ہے کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو چکے ہیں۔

دوسرے اس آیت میں وہ اپنے دو زمانے بتاتے ہیں ایک زمانہ جو انھوں نے اپنی قوم میں گذارا۔ اور دوسرا وہ زمانہ جسمیں قوم سے ان کو کوئی تعلق نہیں رہا۔ اور اس سے علیحدہ ہو گئے ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ قوم سے کس چیز نے انکو جدا کیا۔ اور کس طرح علیحدہ ہوئے۔ اسکے متعلق وہ خود فرماتے ہیں۔ فلما توفیتنی وفات کے ذریعہ قوم سے الگ ہوا ہوں نہ کہ آسمان پر اٹھائے جانے کے ذریعہ سے۔ پس اسوقت حضرت عیسیٰ کی اپنی قوم سے علیحدگی اسبات کی کافی شہادت ہے۔ کہ وہ زندہ نہیں بلکہ وہ فوت ہو گئے ہیں۔

دوسری دلیل

دوسری آیت وفات مسیح کے ثبوت میں یعنے بل رفعہ اللہ الیہ پیش کی۔ اور اس کی تشریح میں نے یوں کی کہ جب اس

آیت کے یہ معنے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو اپنی طرف اُٹھا لیا تو سوال ہوتا ہے۔ خدا تعالےٰ کہاں ہے جدھر حضرت عیسیٰ اُٹھائے گئے۔ اس کا جواب دوسری جگہ خدا تعالیٰ نے جو دیا ہے وہ یہ ہے۔ وہو اللہ فی السموات وفی الارض۔ کہ خدا آسمان میں بھی ہے اور خدا زمین میں بھی ہے۔ پس جب خدا تعالیٰ آسمان میں بھی ہے۔ اور زمین میں بھی ہے۔ تو آیت بل رفعہ اللہ الیہ میں مطلق اپنی طرف اُٹھا لینا کیوں فرمایا۔ اگر خدا کے نزدیک حضرت عیسےٰ کے اُٹھائے جانے کی کوئی طرف معین ہوتی۔ تو وہ آسمان کی یا زمین کی تعیین کر دیتا مگر ایسا نہیں ہے۔ جس سے معلوم ہوا۔ کہ یہاں اُٹھائے جانے کے کوئی ایسے معنے ہیں۔ جو دونوں طرف لگتے ہیں۔ جس کی وجہ سے خدا نے تعیین نہیں کی پس وہ معنے اس طرح تو ہو نہیں سکتے۔ کہ حضرت عیسیٰ زندہ آسمان پر بھی اور زمین میں بھی ہوں۔ اسلئے دوسری صورت یہ ہو سکتی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے انسان کے وجود کے دو حصے بنائے ہیں۔ ایک جسم۔ دوسرا روح۔ پس روح آسمانی چیز ہے۔ اس کو خدا تعالےٰ نے اپنی طرف آسمان میں اُٹھا لیا۔ کیونکہ خدا آسمان میں بھی ہے۔ اور جسم جو کہ زمینی چیز تھی۔ اسکو خدا تعالیٰ نے اُٹھوا کر زمین میں دفن کرا دیا۔ کیونکہ خدا زمین میں بھی ہے۔ اس طرح حضرت عیسیٰ کا روح اور جسم علیحدہ علیحدہ ہوگئے۔ اور اسی کا نام موت ہے۔ چونکہ روح ایک لطیف چیز ہے۔ اس کے اُٹھانے کے واسطے بھی خدا تعالیٰ نے لطیف وجود مقرر کئے ہیں۔ یعنی ملائکہ۔ اور جسم چونکہ کثیف اور مادی چیز ہے اسکے اُٹھانے کے واسطے خدا نے مادی وجود مقرر کئے ہیں۔ یعنی انسان اُٹھا کر دفن کراتے ہیں۔ پس یہود کہتے تھے۔ کہ انا قتلنا المسیح۔ کہ مسیح کے جسم سے رُوح کو ہم نے الگ کیا (القتل ازالۃ الروح عن الجسد) خدا تعالےٰ نے ان کے خیال کی تردید فرمادی۔ کہ ان کے جسم سے رُوح ہم نے الگ کی۔ یعنی وہ طبعی موت سے مرے ہیں۔ پس جس طرح تمام انبیاء کو خدا تعالےٰ نے اس دنیا سے اُٹھا لیا۔ اسی طرح اس نے حضرت عیسیٰ کو بھی اس دنیا فانی سے اُٹھا لیا ہے۔

اس کے علاوہ اور بھی بیان کیا۔ مگر اسوقت اختصار مانع ہے ؛

مولوی ابراہیم کی دوسری تقریر

میری تقریر کے بعد مولوی ابراہیم صاحب نے جو دیکھا کہ آخری وقت میرا ہے احمدی تو بعد میں اس کے متعلق کچھ بول نہیں سکتے۔ تو جو منہ میں آیا۔ وہی کہہ گئے۔ اپنے روحانی باپ مولوی ثناء اللہ کی اقتدا میں کچھ شعر پڑھ کر یوں نزلہ گرانا شروع کیا کہ جیسے کیا کہا۔ اور حافظ صاحب کدھر چلے گئے۔ ان کو چاہیئے تھا۔ کہ میری پیش کردہ بات کی تردید کرتے (حالانکہ میرا قرآن کریم سے وفات مسیح کا ثبوت دینا ہی ان کے حیات مسیح کے خیال کی کافی سے بڑھکر تردید تھی۔)

پھر لوگوں سے کلمہ پڑھوایا۔ اور کہا کہ اگر محمد کی حدیث کو نہیں مانتے۔ تو محمد کا نام کلمہ سے کاٹ دو (حالانکہ وہ جانتا ہے۔ کہ کلمہ میں محمد کا نام خدا کے نام کے بعد ہے۔ اسلئے ہر بات میں کلام الٰہی ہی مقدم ہونی چاہئیے مگر عوام کالانعام کو دھوکہ دینا چاہا) اور آیت فلما توفیتنی کے متعلق یہ در افشانی کی کہ چونکہ یہ جواب حضرت عیسیٰ نے قیامت کے روز دینا ہے۔ اس لئے ان کا اسوقت یہ کہنا۔ کہ میری قوم میرے مرنے کے بعد بگڑی ہے۔ یا میں موت کے ذریعہ ان سے الگ ہوا ہوں صحیح ہے۔ اور انکی حیات کے منافی نہیں ہے۔ (سبحان اللہ کیا ہی عقل اور سمجھ ہے۔ جب قیامت کو وہ یہ جواب دینگے۔ کہ میری قوم میری موت کے بعد بگڑی ہے تو کیا کوئی عقلمند کہہ سکتا ہے۔ کہ اسوقت ان کی قوم بگڑی ہوئی نہیں۔ انھوں نے مسیح کو خدا نہیں بنایا ہوا جب یہ بات درست ہے۔ تو پھر ان کی موت بھی یقینی ہے اور اسی طرح وہ قیامت کو یہ جواب دینگے۔ کہ میں بذریعہ موت قوم سے علیحدہ ہوا ہوں)۔ پس اس وقت ان کا قوم میں موجود نہ ہونا انکی وفات کا بیّن ثبوت ہے۔ ہاں اگر خلاف واقعہ یہ تسلیم کیا جائے کہ حضرت عیسیٰ اپنی قوم سے اسوقت علیحدہ نہیں بلکہ قوم میں موجود ہیں تو پھر ان کی حیات کی اُمید ہو سکتی ہے مگر کوئی دانا اس کو مان نہیں سکتا۔ ورنہ ساتھ ہی یہ بھی ماننا پڑے گا کہ مسیح کی قوم بھی ابھی تک نہیں بگڑی (اسی اثناء میں مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود کا الہام کان اللہ نزل من السماء پیش کر کے کہا کہ مرزا صاحب فرماتے ہیں۔ مجھے الہام ہوا ہے۔ کہ گویا خدا آسمان سے اُتر آیا۔ مگر کیا وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے بے خبر ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا کہ مومن نوافل کے ذریعے قرب الٰہی میں ترقی کرتے کرتے اس مرتبے پر پہنچتا ہے کہ خدا اس کے ساتھ ہو جاتا ہے۔ جس سے وہ پکڑتا ہے خدا اس کی زبان ہو جاتا ہے۔ جس سے وہ بولتا ہے خدا اس کی آنکھیں ہو جاتا ہے۔ جن سے وہ دیکھتا ہے۔ خدا اس کے پاؤں ہو جاتا ہے۔ جن سے وہ چلتا ہے۔ تو کیا اس سے وہ یہ مُراد لیتے ہیں۔ کہ وہ مومن خدا یا خدا کی مانند ہو جاتا ہے۔ پس اس الہام کا بھی تو یہی منشاء ہے۔ کہ وہ لڑکا عین مرضی خدا کے مطابق چلنے والا ہو گا۔ اور اس کے کاموں کا خدا خود متکفل ہو گا۔ جیسا کہ اس کے متعلق الہام میں آیا ہے۔ کہ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور دین اسکے ذریعہ دُنیا میں اشاعت پکڑیگا۔ وغیرہ۔

مولوی ابراہیم سے مطالبہ

تقریر کے بعد میں نے مولوی صاحب سے کہا کہ آپ نے اپنی دونوں تقریروں میں کونسی آیت حیات مسیح کے ثبوت میں پیش کی ہے۔ اس سے یہ مجمع بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ کہ اس مسئلہ میں قرآن کریم کس کا ساتھ دیتا ہے۔ اسپر پھر گفتگو شروع ہو گئی ؛

رفعہ اللہ کا مطلب

مولوی صاحب نے کہا کہ آیت بل رفعہ اللہ الیہ سے مسیح کی حیات ثابت ہوتی ہے۔ میں نے کہا کہ مولوی صاحب اسکے معنے کیا ہیں۔ کہا اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو اپنی طرف اُٹھا لیا۔ میں نے کہا۔ مولوی صاحب کیا حضرت نبی کریم کو خدا تعالےٰ نے اس دنیا سے نہیں اُٹھا لیا۔ جس طرح جو اس دنیا میں آیا۔ خدا نے اس کو اس دنیا سے اُٹھا لیا اسی طرح خدا نے حضرت عیسیٰ کو بھی اُٹھا لیا۔ مولوی صاحب نے جواب دیا کہ نبی کریم ؐ کو خدا نے اس دنیا سے نہیں اُٹھایا میں نے کہا خدا کی قسم کھا کر کہتے ہو۔ کہا ہاں قسم کھا کر کہتا ہوں۔ تب میں نے کہا کہ آنحضرت ؐ دعا فرمایا کرتے تھے۔

اللھم ارفعنی - کہ الٰہی مجھے بھی اٹھا۔ کیا آنحضرت صلعم کی یہ دُعا قبول ہوئی یا نہیں ہوئی - جواب دیا کہ قبول ہوئی - میں نے کہا جھوٹ کی سزا اسی مجمع میں آپ کو خدا نے دیدی - کہ جس مُنہ سے ابھی آپ نے انکار کیا تھا - اسی منہ سے آپ کو اقرار کرنا پڑا - کہ ہاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے اُٹھائے گئے - آسمان اور زندگی کا لفظ تو عیسٰےؑ کے متعلق آتا ہے - نہ آنحضرت صلعم کی دُعا میں وہ الفاظ ہیں - اسپر مولوی صاحب کو مشکل پیش آئی - اور اس کا کچھ جواب نہ دیا ۔

مولوی ابراہیم کی جائے قیام تک

دوسرے روز صبح کیو تو - غیر احمدی ہمارے پاس آئے - کہ ہم نے فرح بھی کیا - اور فیصلہ کچھ نہ ہُوا - ہمارے مولوی صاحب فرماتے ہیں - کہ اگر حافظ صاحب یہاں تشریف لے آویں - تو میں صرف قرآن سے ہی حیات مسیح ثابت کروں گا - کچھ گفتگو کے بعد میں نے مولوی صاحب سے کہا کہ آپ کے آدمی آپ کے ارشاد کے مطابق اس خیال سے مجھے آپ کے پاس لائے ہیں - کہ آپ قرآن کریم سے حیات مسیح ثابت کرینگے - اس شوق میں میں بھی بخوشی حاضر خدمت ہو گیا ہوں - بس آپ کوئی ایک آیت ہی ایسی پیش کریں - جسمیں حضرت عیسٰے کا زندہ آسمان پر جانا لکھا ہو - زندگی کا لفظ ہو - دوسرے آسمان کا - تو پھر میں اپنے آپ کو غلطی پر سمجھنے کے لئے تیار ہوں - مولوی صاحب نے اپنے ایک طالب علم سے کہا کہ جاؤ تفسیر کبیر نکال لاؤ - میں نے لوگوں سے کہا کہ دیکھو اب مولویصاحب وعدہ کے مطابق قرآن منگوانے لگے ہیں - مفسر کی تفسیر پڑھکر کہا - کہ دیکھو ان کا زندہ آسمان پر جانا لکھا ہے - میں نے کہا - مولوی صاحب آپ کیوں ان بے علم لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں - آپ قسم کھائیں کہ یہ الفاظ جو آپ نے پڑھے ہیں یہ قرآن کے الفاظ ہیں - کہا کہ یہ مفسر اتنا بڑا عالم ہے کہ آپ سے اور مجھ سے بڑھکر جانتا ہے - میں نے کہا کہ آپکا وعدہ تو یہ تھا کہ آپ قرآن کے الفاظ بتائینگے نہ کہ تفسیر کے - اسی سلسلہ میں آیۃ وھو اللہ فی السموات وفی الارض زیر بحث آگئی - مولویصاحب مجھے کہنے لگے کہ تم اسکی ترکیب کرو - میں نے کہا صاف آپ کیوں نہیں کہتے کہ آپکے پاس کوئی جواب نہیں ترکیب کی آڑ میں کیوں آپ پناہ لیتے ہیں - جو ترکیب اس آیۃ کی میرے نزدیک تھی - اس کی رُو سے تو میں نے اسکے معنے کر دئے اگر آپ کے نزدیک اس کی کوئی اور ترکیب ہے - تو اس کے لحاظ سے آپ معنی کر دیں - پھر دیکھینگے - کہ آپکے معنوں اور میرے معنوں میں کیا فرق ہے - کہا کہ حافظ صاحب! آپ نے اللہ کو مبتدا سمجھ لیا ہے - حالانکہ یہ ھُو کی خبر ہے میں نے کہا کہ آپ بتلائیں کہ ھو کا مفہوم کیا ہے - کیا یا اشارہ اللہ کی طرف نہیں - پہلے تو انکار کیا - پھر کہا ہاں اس کا اشارہ اللہ کی طرف ہے - تب میں نے کہا کہ جو مفہوم خبر کا ہے - وہی مفہوم جب مبتدا کا ہے - تو پھر آپکو اسکے پیش کرنے کی کیا ضرورت پڑی - کہا کہ آپ وھو الذی فی السماء الٰہ وفی الارض الٰہ کا جواب دیں - میں نے کہا پہلے آپ اقرار کریں کہ آپ نے ان لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے یہ گورکھ دھندا پیش کرنا چاہا تھا کہا کہ میں نے کوئی دھوکہ نہیں دیا - میں نے کہا کہ پھر آپ اس آیت کو چھوڑتے کیوں ہیں - آیت وھو الذی فی السماء الٰہ وفی الارض الٰہ کو مولوی صاحب اس ثبوت میں پیش کرنا چاہتے تھے - کہ خدا زمین میں بحیثیت معبود ہونے کے ہے ورنہ خدا آسمان میں ہی ہے (اسلئے مسیح آسمان میں ہی اُٹھائے گئے) زمین میں نہیں - حالانکہ اگر وہ زمین میں بحیثیت معبود ہونے کے ہے - تو پھر آسمان میں بھی تو بحیثیت معبود ہونے کے ہے - اسلئے معلوم ہوا - خدا نہ آسمان میں ہے کہ حضرت عیسٰی ادھر اٹھائے جاتے اور نہ وہ زمین میں ہے ۔

اسکے بعد مولویصاحب جوش میں آگئے - اور حضرت مرزا صاحب کی شان میں سخت الفاظ کہنے لگے - جس کے جواب میں میں نے ان کا مشہور واقعہ عائشہ بی بی کا یاد دلایا - اور کہا کہ آپ تو منہ دکھانے کے قابل نہیں - چہ جائیکہ مرزا صاحب پر آپ کوئی الزام لگا سکیں - تم نے بہت بڑی بے حیائی کی کہ گھر پر بلاکر ایسا ناجائز سلوک ہمارے ساتھ جائز رکھا خدا تعالیٰ سادہ لوح لوگوں ایسے عالمان بے عمل کی کرتوتوں سے پوری طرح متنبہ کرے - اور انکے پھندے سے جلد چھوڑ دے۔

خاکسار جمال احمد قادیان

افریقہ کے چار ہزار احمدیوں کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے نام خواجہ حسن نظامی صاحب کا خط

لائق احترام جناب میرزا محمود احمد صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - ایک مطبوعہ اشتہار میرے نام پہنچا - جس کے آخر میں آپ کے دستخط ہیں اس کے مرسل کا نام معلوم نہیں ہے - لیکن چونکہ مطبوعہ اشتہار آپ کی جانب سے ہے - اسلئے میں آپ ہی کے نام اسکی رسید بھیجتا ہوں ۔

مجھ کو اشتہار کی عبارت پڑھکر کمال درجہ مسرت ہوئی اور بے اختیار زبان سے الحمد للہ نکلا - افریقہ میں عیسائیت کے مقابلہ میں مرزائیت کی فتح یقیناً ہر مسلمان کو اچھی معلوم ہوگی - بشرطیکہ وہ حاصل مقصد کو سمجھتا ہو -

میں آپ کے عقیدہ کا اب تک دل سے مخالف ہوں مگر امریکہ یورپ اور افریقہ میں آپ کے آدمیوں کے ذریعہ جو کچھ کام ہو رہا ہے - اس کا اعتراف کرنا اور اسکے نتائج سے مسرور ہونا لازمی سمجھتا ہوں ۔

اللہ تعالیٰ جلشانہ اپنے دین کا اس سے زیادہ بول بالا کرے - نیاز مند قدیمی حسن نظامی - ۲۸ رجب ۱۳۳۹ھ

ناظر صاحب تالیف و اشاعت

چونکہ چودھری فتح محمد صاحب ایم اے انگلستان سے واپس آئینگے - انکی جگہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے کو تجویز فرمایا ہے اسلئے انکو نظارت تالیف و اشاعت سے فارغ کر دیا گیا ہے اور انکی جگہ چودھری صاحب کے آنے تک میر زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظم تجارت کو قائم مقام ناظر تالیف و اشاعت مقرر فرمایا ہے - والسلام خاکسار ناظر اعلیٰ ۔

اشتہارات
ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور آپ کے خلیفہ اول حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب
کا مصدقہ ممیرا اور حضرت خلیفہ اولؓ کا بنایا ہوا
سرمہ ممیرا اور ست سلاجیت

اصلی ممیرا ایک ایسی چیز ہے۔ جو امراض چشم کیلئے بہت مفید ہے۔ یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور ایک مجمع کے سامنے مسجد مبارک میں میں نے پیش کیا۔ آپ نے اسے بہت پسند فرمایا۔ اور فرمایا کہ یہ وہ چیز ہے جس سے لوگ ہزارہا روپیہ کماتے ہیں۔ میں نے حضور علیہ السلام کی اجازت کے بعد سلسلہ کے اخبار بدر و الحکم اور رسالہ میگزین میں اسے شایع کرایا اور خدا کا شکر ہے۔ کہ بہت سے لوگوں نے اس سے نفع اٹھایا۔ اور میں نے بھی نفع اٹھایا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

میں اس سرمہ اور ممیرا کو ہمیشہ اس نیت سے مشتہر کرتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مصدقہ ہے اور نسخہ سرمہ حضرت خلیفہ اول کا تجویز کردہ ہے۔ جو لوگ امراض چشم میں مبتلا ہوں یا حفظ ماتقدم کے طور پر حفاظت کے اور بر حفاظت چشم چاہتے ہوں۔ وہ اس سرمہ کا استعمال کریں۔

حضرت حکیم الامت نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا۔ کہ

"مجرب ہے امراض چشم بسیار مفید است"

یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑوال اور سرخی اور ابتدائی موتیابند ودیگر امراض چشم کیلئے بہت مفید ہے۔ قیمت سرمہ نمبر اقسم اول باوجود خرچ دگنے کے بجائے تین روپیہ کے دو روپے فی تولہ صرف ممیرا ۱۲ فی تولہ۔ یہ سرمہ جن کی آنکھیں دکھتی ہوں۔ ان کیلئے بہت مفید اور مقوی بصر ہے۔ خصوصاً طلباء کیلئے۔

ست سلاجیت

بیاض نورالدین سے نقل کیا گیا جسکی عبارت یہ ہے۔ مقوی جمیع اعضا نافع ضعف جسمانی۔ مقوی معدہ۔ قاطع بلغم و ریاح و دافع بواسیر۔ فساد بلغم۔ مقاتل کرم شکم۔ مفتت سنگ گردہ و مثانہ سلس البول و سیلان منی و جہوت و درد مفاصل وغیرہ کیلئے بہت مفید ہے۔ بقدر دو نخود صبح کے وقت ہمراہ دودھ استعمال کریں۔ قیمت قسم اول عہ فی تولہ

المشتہر

احمد نور۔ مہاجر۔ قادیان۔ گورداسپور۔

انجینئرنگ سکول لدھیانہ

صرف دو سال میں اس سکول کی حیرت انگیز ترقی ملاحظہ ہو۔ اپریل ۱۹۱۹ء میں صرف سب اوور سیر کلاس کھولی گئی تھی جسمیں اسی سال اسی طلباء داخل ہوگئے۔ دوسرے سال تعداد طلباء ایک سو پچیس ہوگئی اکتوبر ۱۹۲۰ء سے اوور سیر کلاس بھی کھول دی گئی ہے جسمیں اسوقت تک ستر طلباء داخل ہوئے جنوری ۱۹۲۲ء سے ڈرافٹسمین کلاس بھی کھولدی گئی ہے جسکے داخلہ کیلئے بہت سی درخواستیں آرہی ہیں اکثر انجینئر صاحبان نے اسکول کا معائنہ فرما کر نہایت اچھے ریمارک لکھے اسکول میں اسوقت نہایت قابل اور تجربہ کار انجینئر کام کرتے ہیں ہزاروں روپے کا سامان ڈرائنگ سروئینگ اور ڈرافٹنگ وغیرہ کا کام سیکھنے کیلئے موجود ہے انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کے افسر وقتاً فوقتاً طلباء کو ملازمت کیلئے بھی ہم سے طلب فرمایا کرتے ہیں۔ غرض یہ اسکول پبلک اور ڈیپارٹمنٹ کی قابل قدر خدمات انجام دے رہا ہے۔ اسکول کے مفصل قواعد مع نقول سرٹیفکیٹ آدھ آنہ پر مل سکتے ہیں۔

المشتہر۔ سید احمد حسن مینیجر دولت رام سکھ دیال انجینئر پرنسپل

دو عجیب تحفے

انگوٹھی نمبر ۱۔ خالص چاندی کی انگوٹھی خوشنما اور دلفریب ہونے کے علاوہ نہایت عجیب اور متبرک بھی ہے۔ کیونکہ اس کے نگینہ پر نہایت حیرت انگیز طریقہ سے بہت ہی باریک حروف میں صرف اتنی ذراسی ☐ جگہ میں تمام سورہ الحمد شریف ایسی کاریگری اور صفائی کے ساتھ تحریر ہے۔ کہ دیکھ کر آدمی حیران ہو جائے اور بغیر دیکھے ہرگز یقین نہ آئے۔ باوجود بے حد باریک لکھا ہونے کے ہر لفظ بالکل صاف پڑھا جاتا ہے۔ قیمت عہ فی انگوٹھی۔ الحمد شریف کے نیچے اگر خریدار اپنا نام بھی لکھوائے تو عہ

انگوٹھی نمبر ۲۔ چاندی کی یہ خوشنما اور خوبصورت انگوٹھیاں خاص احمدیوں کیلئے تیار کرائی گئی ہیں۔ ان کے چھوٹے سے نگینہ پر حضرت مسیح موعود کا سب سے پہلا اور نہایت مشہور الہام "الیس اللہ بکاف عبدہ" ایسی صفائی۔ باریکی اور خوشنمائی کے ساتھ تحریر ہے جسے دیکھ کر دل باغ باغ اور طبیعت خوش ہو جاتی ہے۔ قیمت عصہ فی انگوٹھی خریدار اپنا نام بھی انگوٹھی پر کھدوالے تو عہ

پتہ۔ شیخ محمد اسمعیل احمدی۔ پانی پت۔

آٹا پیسنے کی چکی

بالو ہے کا فریم آہنی ہلکا۔ چلنے والا اور بیلنے والا ہر قسم کا کارخانہ میں تیار کئے جاتے ہیں۔ دیگر ڈھلائی کا کام ہر قسم عمدہ صفائی سے تیار ہوتا ہے۔ نرخ کا بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کریں۔

ملنے کا پتہ

مستری غلام حسین محمد شفیع آئرن فیکٹری بٹالہ ضلع گورداسپور

ایک نادر موقعہ

اندرون شہر قادیان دارالامان نزد مسجد مبارک متصل مکان مفتی محمد صادق صاحب ایک قطعہ اراضی سکنی تعدادی اندازاً ۵۰۰ مربع (یعنی پانچسو مربع گز) قابل فروخت ہے۔ جو صاحب خریدنا چاہیں۔ خاکسار سے طے کریں۔

خاکسار

سید عزیز الرحمن مالک عزیز ہوٹل قادیان دارالامان

دوائی خانہ احمدی لگا کلاں ضلع امرتسر

خضاب احمدی۔ ۵ منٹ میں بال سیاہ اصلی رنگ ہو جاتے ہیں دھونے سے بھی رنگ سیاہی نہیں جاتا۔ اگر بال سیاہ نہ ہوں تو قیمت واپس۔ قیمت فی شیشی عہ۔ خضاب احمدی تیل سے تیار کیا گیا ہے یہ قسم دوم ہے۔ اگر ہماری ترکیب کے مطابق اس تیل سے بال سیاہ نہ ہوں۔ تو قیمت واپس لو۔ ساتھ ہی انعام بھی لو قیمت فی شیشی تیل دو روپے آٹھ آنے عہ

حکیم رحمت اللہ احمدی۔ لگہ ضلع امرتسر ڈاکخانہ لگہ براستہ [illegible]

مجرب المجرب ادویات

جن کا مفصل اشتہار ۱۶ مارچ کے الفضل میں نکل چکا ہے

سرمہ نور۔ دھند غبار۔ جالا۔ ککرے کیلئے اکسیر فی تولہ صرف ایک روپیہ

حب اکسیر مقوی۔ پٹھوں کے دوبارہ زندگی دینے والی ایک روپیہ چار آنہ

روغن اکسیر۔ پٹھوں کو درست و مضبوط کرنے والا۔ دو روپے

علاوہ ازیں ہر مرض کی دوائی ہم سے اپنا حال لکھکر طلب کریں۔

حکیم عطاء محمد۔ قادیان۔ پنجاب۔

ہندوستان کی خبریں

وائسرائے ہند کی لاہور میں تشریف آوری
لارڈ ریڈنگ وائسرے ہند بذریعہ سپیشل ٹرین ۵ اپریل بوقت ۸ بجے لاہور پہنچے ریلوے سٹیشن پر گورنر صاحب پنجاب و دیگر افسروں نے آپ کا استقبال کیا۔ سٹیشن سے آپ امپریس روڈ اور ملکہ معظمہ کے مجسمہ کے پاس سے گذر کر گورنمنٹ ہاؤس میں تشریف لے گئے :۔

الہ آباد میں دن کے وقت ڈاکہ
دن کے وقت الہ آباد میں شاہراہ عام پر ڈاکہ ڈالا گیا۔ ڈاکخانے کا خزانچی جو بیس ہزار روپیہ نقد اور سٹامپ لے کر آرہا تھا۔ اس کو تین آدمیوں نے گھیر لیا۔ اور اس سے صرف چھبیس سو روپیہ لے کر بھاگ گئے۔

نجف اشرف پر گولہ باری اور یونانیوں کو مدد
سرکاری اعلان ہے۔ کہ نجف اشرف پر گولہ باری اور کمال پاشا کے ترکوں کے خلاف یونانیوں کو برٹش امداد کی افواہیں اب تک گرم ہیں۔ یہ غلط افواہیں محض مسلمانوں کو مشتعل کرنے کیلئے پھیلائی جارہی ہیں۔

دہلی میں آتشزدگی
دہلی۔ ۱۴ اپریل۔ دہلی کلاتھ اینڈ جنرل مل کے کپڑا کاتنے والے صیغہ میں کل آگ لگ گئی۔ جس سے کئی لاکھ کا نقصان ہوگیا۔

امرتسر میں آتشزدگی
۱۶ کی شب کو گیارہ بج کر دس منٹ پر کرموں ڈیوڑھی میں ہیبت ناک آگ لگی ۔ آندھی کی وجہ سے آگ نے سخت خطرناک طریق میں تیز ہوگئی۔ چار گھنٹہ کی مسلسل اور سر بکف کوشش سے فائر بریگیڈ والوں نے آگ کو قابو میں کرلیا۔ چار دوکانیں اور دو گودام ہلدی اور کینا وغیرہ کے آگ کی نذر ہوگئے ہیں۔ نقصان کا اندازہ کم و بیش ایک لاکھ روپیہ کیا جاتا ہے۔

حضور وائسرائے امرتسر میں
۱۶ اپریل کو صبح ۸ بجے کے قریب لارڈ ریڈنگ وائسرائے بہادر مع گورنر پنجاب و دیگر انگریز افسران موٹروں میں سوار شہر میں داخل ہوئے گذرگاہ پر پولیس کے آدمی بکثرت کھڑے تھے۔ مگر لوگوں اور گاڑیوں کی آمد و رفت حسب معمول جاری تھی۔ لارڈ موصوف پہلے جلیانوالہ باغ کو گئے۔ اور وہاں سے دربار صاحب کو۔ گاڑیاں آہستہ آہستہ آئیں اور گئیں۔ وائسرائے بہادر دوران آمد و رفت میں دائیں بائیں دیکھتے جاتے تھے۔ اور خندہ پیشانی سے لوگوں کے سلاموں کا جواب دیتے جاتے تھے۔ ۸ بجے اور پونے نو بجے کے درمیان آپ واپس لاہور ہوگئے۔

رنگون میں آتشزدگی
رنگون۔ ۱۴ اپریل۔ کنڈ ٹنگ کو ریکر میں شیل برادرز کی ملکیت کا چاولوں کا جو بہت بڑا کارخانہ ہے۔ منگل کی شام کو جل گیا تقریباً بیس لاکھ کا نقصان ہوا ہے۔

ریاست جموں میں
مہاراجہ کشمیر نے حکم دیا ہے۔ کہ اکالی اکالیوں کا داخلہ بند ریاست میں داخل نہ ہوں۔

ہندی تارکان وطن
شملہ۔ ۱۶ اپریل۔ حکومت ہند کو حکومت فجی کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ہندی مزدوروں کی ہڑتال ابھی تک جاری ہے۔ سادھو بشیشر منی کو فجی سے اس واسطے جلا وطن کر دیا گیا ہے۔ کہ وہ وہاں مزدوروں کو حکومت کے خلاف اکساتے تھے :۔

حاجیوں کی روانگی
بمبئی۔ ۱۴ اپریل ۱۹۲۱ء حاجیوں کی پہلی جماعت شسٹر نامی جہاز میں جدہ کی طرف روانہ ہوگئی ہے۔

یہودی پناہ گزین
بمبئی۔ ۱۶ اپریل۔ اناطولیہ سے ایک سو یہودی پناہ گزینوں کا ایک تازہ قافلہ وارد ہوا ہے۔ پہلے کبھی یہ لوگ امیر تھے۔ مگر اب ارمنی بالشویکوں کے ہاتھوں ناقابل برداشت تکلیفیں اٹھا اٹھا کر مفلوک الحال ہوگئے ہیں۔

ریاست کپورتھلہ میں کرپانوں کی ضبطی کا حکم
مرکزی گوردوارہ انتظامی کمیٹی کو معلوم ہوا ہے۔ کہ ریاست کپورتھلہ میں پولیس کے سپاہی گشت لگا رہے ہیں۔ اور کہتے پھرتے ہیں۔ کہ جن لوگوں کے قبضہ میں ۹ انچہ سے زیادہ لمبی کرپانیں ہیں وہ اپنا نام لکھا دیں۔ ورنہ ان پر دو سو روپیہ جرمانہ کیا جائے گا۔ اس کے بعد دوسرا حکم نافذ ہوا ہے۔ کہ ایک ہفتہ کے اندر اندر ۹ انچہ سے زیادہ لمبی کرپانیں رکھنے والے لائسنس حاصل کریں۔ ورنہ ان کی کرپانیں ضبط کرلی جائیں گی :۔

سکھ گوردواروں کے قانون کا التوا
سکھ گوردواروں کے قانون پر غور و خوض کرنے کے لئے ۱۶ اپریل کو پنجاب کونسل کا اجلاس ہوا۔ مسٹر ولیم ونسنٹ۔ سر شادی لال اور خان بہادر میاں محمد شفیع تماشائیوں میں تھے۔ سردار مہتاب سنگھ کی تحریک کہ اسے آئندہ اجلاس تک ملتوی کیا جائے پیش ہو کر پاس ہو گئی۔ گورنر کے حکم سے کونسل کی نشست ختم کی گئی۔ آئندہ اجلاس ۹ رمئی سے شروع ہوگا :۔

ہندوستان کی آبادی میں اضافہ
مردم شماری کے اعداد سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ہندوستان کی آبادی میں تقریباً ۴۰ لاکھ کا اضافہ ہوا ہے اور اگر انفلوانزہ یا جنگی بخار سے ۷۰ لاکھ آدمی ہلاک نہ ہو جاتے۔ تو یہ اضافہ ایک کروڑ سے بھی زیادہ کا ہوجاتا۔

مسٹر ظفر علی خاں کی جائداد کی قرقی
مسٹر ظفر علی خاں کو پانچ سال قید سخت اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی تھی۔ انہوں نے جرمانہ کی ادائیگی سے انکار کیا تھا۔ اب خبر ہے۔ کہ کرم آباد میں ان کی جو جائداد ہے۔ اسے قرق کر کے نیلام کیا جاوے گا۔ اور اس سے ایک ہزار روپیہ وصول کر کے بطور جرمانہ سرکاری خزانہ میں داخل کیا جاوے گا :۔

ہندوؤں اور سکھوں میں
باغبانپورہ (لاہور) کے ملحقہ میں ایک گوردوارہ ہے جسکے ساتھ کچھ جائداد اور جاگیر بھی ہے۔ چند ہفتے ہوئے اکالی سکھوں نے اس گوردوارہ پر قبضہ کرلیا تھا۔ معتبر ذرائع کی اطلاع ہے کہ بستی کے ہندوؤں نے جو اداسی ہیں۔ اور اس گوردوارہ پر اپنا قابض ہونا بیان کرتے ہیں۔ آکر ڈیرے ڈال لئے ہیں۔ اکالیوں نے لاہور کے سکھوں سے امداد طلب کی ہے :۔

ممالک غیر کی خبریں

ایران کی حالت

حاکم خراسان کی گرفتاری لنڈن ۹ - اپریل - ٹائمز کا طہرانی نامہ نگار رقمطراز ہے کہ حکومت نے حاکم خراسان اور اسکے حامیوں کا سرکردہ شخص گرفتار کرلیا ہے - جس سے جدید کابینہ وزارت کے ایک صوبہ کی بغاوت کا سدباب ہوگیا ہے ؛

نواح اردویہ میں جنگ جھیل اردویہ کے نواح میں شدید جنگ جاری ہے - جہاں اسمعیل آغا نے ترکوں کی مدد سے ایرانی کاسکوں کو سخت نقصان پہنچایا

ترکی جمعیت کی حملہ آوری لنڈن - ۱۲ - اپریل - معلوم ہوا ہے کہ ڈیڑھ ہزار کی ترکی جمعیت جو گذشتہ ہفتہ ایرانی آذربائیجان پر حملہ آور ہوئی تھی - اس کی مڈبھیڑ ۷ سو ایرانی کاسکوں سے ہوگئی - کاسکوں کا کمانڈر بھاگ گیا - اور اس کی جگہ دوسرا شخص مقرر ہوگیا - کاسکوں کے جناحی دستے کو سخت تکلیف کا سامنا ہوا - مگر باقی فوج صحیح وسالم بچ کر تبریز چلی گئی ؛

متفرق خبریں

کان کنان انگلستان برطانیہ کے کان کنان نے پمپ مینوں کے کام میں مداخلت نہ کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے - لیکن گورنمنٹ پھر بھی خطرہ کے لئے تیاریاں کررہی ہے - اور بھرتی جاری ہے - کام کرنیوالوں میں اختلافات رُونما ہیں - اکثروں نے احکام کی خلاف ورزی کا ارادہ کرلیا ہے ؛

سابقہ قیصرہ کا انتقال (پیرس ۱۱ - اپریل) سابقہ قیصرہ ۱۱ - اپریل کی صبح کو فوت ہوگئی -

ترکوں کا باطوم پر قبضہ بیان کیا جاتا ہے - کہ جارجیا والوں نے ترکوں کو دعوت دی ہے کہ بولشویکوں کے آنے سے پہلے ہی وہ باطوم پر قبضہ کرلیں - جارجیا کی افواج کو شکست فاش ہوئی اور بعد کی خبر ہے کہ ترک احرار باطوم میں داخل ہوگئے -

مصائب آرمینیا بالشویکوں نے ریوان پر ۲ - اپریل کو قبضہ کرلیا - اور تقریباً کل آرمینیا پامال ہوچکا ہے

امریکہ لیگ اقوام سے الگ ہوگیا مسٹر ہارڈنگ پریسیڈنٹ نے پارلیمنٹ امریکہ کو پیغام بھیجا ہے - جس میں پارلیمنٹ کے ریزولیوشن کے ذریعہ صلح کے حق میں تائید کی اور لیگ اقوام سے مُنہ موڑ لیا ہے -

ترکوں اور جاپانیوں میں عہد وپیمان مسٹر صدر سوجی اوچیڈا سابق جاپانی سفیر مقیم سٹاک ہالم مارسیلز سے قسطنطنیہ کو روانہ ہوا ہے - یہ ترکی میں پہلا جاپانی سفیر ہوگا - خبر ہے کہ جاپان کا ارادہ ہے کہ ترکی حکومت ایک تجارتی معاہدہ کرے -

قسطنطنیہ اور انگورا کی ہم آغوشی کے آثار قسطنطنیہ ۱۵ - اپریل - انگورا اور قسطنطنیہ کی حکومتوں کے باہم سرکاری طور پر متحد ہوجانے کے سامنے جو سب سے بڑی روک اور رکاوٹ حائل تھی وہ معلوم ہوتا ہے دور ہوگئی ہے - کیونکہ سلطان المعظم جواب اتاترک مصطفیٰ کمال کے ساتھ مصالحت کرنے کا خیال بھی نہیں رکھتے تھے - انھوں نے ہلال احمر فنڈ میں ۱۰ ہزار لیرا چندہ دیا ہے - اور حکم دیا ہے - کہ جو سپاہی اناطولیہ کے میدان جنگ میں جان بحق ہوئے ہیں - ان کے لئے مساجد میں دُعائے مغفرت کی جائے - حکومت انگورا کی قومی مجلس کے تسلیم کئے جانے کی توقع ہے -

ہمبرگ کی ناکہ بندی کی تجویز پیرس ۱۵ - اپریل - ایلیسی میں آج جلسہ ہوا - جس میں غور کیا گیا کہ اگر جرمنی یکم مئی کو پھر معاہدہ وارسیلز کی پابندیاں پُورا کرنے میں ناکام رہا - تو پھر کیا کیا جائیگا - اور یہ امر بھی زیر بحث لایا گیا ہے کہ ہمبرگ کی ناکہ بندی کرلی جائے ؛

چار ہزار جاپانی گھر آگ کی نذر ہاکوڈیٹ (جاپان) ۱۵ - اپریل - آتشزدگی سے ہزار گھر تباہ کردیئے ہیں - جنمیں برطانی قونصل خانہ عیسائیوں کی تین عمارتیں - بنک - ہسپتال - مدارس تھیٹر اور سرکاری عمارات بھی ہیں ؛

برطانیہ کی غیر جانبداری لنڈن ۱۵ - اپریل - رائٹر کو معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ نے تمام غلط فہمیاں دور کرنے کے لئے یونان اور ٹرکی کو از سرنو اطمینان دلایا ہے - کہ یونانی و ترکی آویزش میں برطانیہ قطعاً غیر جانبدار رہیگا ؛

ایشیائی نوآبادکاروں کا زبردستی اخراج لنڈن - ۱۴ - اپریل - سوتھ افریقن لیگ کا ایک جلسہ ۱۲ - مئی کو بمقام جلوبم فونٹین ہونا قرار پایا ہے جسمیں یہ قرارداد پیش کی جائے گی - کہ ایشیائی نوآبادکاروں کا فوری اخراج عمل میں لایا جائے - یہ قرارداد جنرل سمٹس کی خدمت میں ان کے انگلستان روانہ ہونے سے پہلے پیش کی جائیگی -

ترکوں اور یونانیوں کی آویزش لنڈن - ۱۴ - اپریل - ایتھنز کا ایک تار مظہر ہے - کہ سمرنا سے جو یونانی خبریں موصول ہوئی ہیں - ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۳۰ ہزار ترکوں نے افیون قرعہ مصار میں یونانیوں پر حملہ کیا - مگر اسے کافی طور پر روکا گیا - یونانیوں نے ۶ ہزار قیدی اسیر کرلئے - اور پانچ توپیں اور ۱۲ کلدار توپیں چھین لیں -

ایتھنز میں مارشل لاء لنڈن - ۱۳ - اپریل - ایتھنز کا تار مظہر ہے کہ ایوان کی ایک طوفان خیز بحث وتمحیص کے بعد مارشل لاء کا اعلان کردیا گیا ہے ؛

امریکہ میں ایک نہایت خطرناک زہر کی ایجاد خبر ہے کہ امریکہ کے فوجی محکمہ کے کیمیاگروں نے جنگی ضروریات کے لئے ایک نیا اور سب سے خطرناک زہر ایجاد کیا ہے - جس کے تین قطرے کسی انسانی جسم پر پڑنے سے فوراً اس کی موت واقع ہوسکتی ہے - اگر اس زہر کو آیندہ کبھی جنگ ہوائی جہازوں کے ذریعہ استعمال کیا گیا - تو وہ پہلی جنگوں سے بہت بڑھ چڑھ کر تباہی لانے والی اور ہیبت ناک ہوگی ؛

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا)